ابنِ صفی کی داستان گوئی

چاہے اردو کے جغادری نقادوں کی نظر میں جاسوسی ادب کی جو بھی اہمیت ہو، اس بات سے انکار ممکن نہیں ہے کہ آج تک اتنا اردو کے کم ہی کسی دوسرے ادیب کو پڑھا گیا ہوگا۔

ابن صفی کی پیدائش 26 جولائی سنہ 1928ء کو الہ آباد ضلع یو پی کے چھوٹے سے شہر ''نارا'' میں ہوئی تھی۔ ان کا اصل نام اسرار احمد تھا۔ نارا سے تعلق رکھنے والے معروف شاعر نوح ناروی ان کی والدہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ اس لیے ابن صفی کا خاندان بھی ادبی تھا۔ انہوں نے آٹھ سال کی عمر میں ''طلسمِ ہوش ربا'' کا مطالعہ کرلیا تھا۔ اس داستان نے جہاں ان کے ذہن میں تخلیقی اور تخیلاتی عناصر کی بنیاد ڈالی، وہیں اس کتاب کے محاورات اور تراکیب سے بھرپور زبان نے بھی ان کے ذہن کی تشکیل میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ اپنے گھر میں انہوں نے اردو کی دیگر کلاسیکی کتابوں کے علاوہ ادب کی دوسری اصناف کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔ ایک روز انہیں عذرا اور عذرا کی واپسی جیسی دو کتابیں مل گئیں۔ یہ رائڈر ہیگرڈ کے ناول ''شی'' کا ترجمہ تھی۔ ابن صفی نے اس کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور انہیں محسوس ہوا کہ اس طرح کی چیزیں تو وہ بھی لکھ سکتے ہیں اور اس کے بعد انہوں نے اسرار ناروی کے نام سے لکھنا شروع کردیا۔ جب وہ ساتویں جماعت میں تھے تو انہوں نے ایک افسانہ ''ناکام آرزو'' کے نام سے لکھا، جو ممبئی کے ہفت روزہ رسالہ ''شاہد'' میں شائع ہوا، جس کے مدیر عادل رشید تھے۔ ابن صفی نے شاعری بھی کی وہ جگر مراد آبادی کے طرزِ کلام سے متاثر تھے۔ انہوں نے اپنا شعری مجموعہ ''بازگشت'' کے عنوان سے ترتیب دیا تھا جو ان کی زندگی میں شائع نہ ہوسکا۔ آگرہ یونیورسٹی سے بی اے پاس کرنے کے بعد ابنِ صفی ایک اسکول میں استاد مقرر ہوگئے اور اپنا ذاتی ماہنامہ ''نکہت'' الہ آباد سے جاری کیا۔ اس کی اشاعت میں انہیں اپنے دوست عباس حسینی کا تعاون حاصل ہوا۔ نکہت کی شکل میں ابن صفی کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور فطری حس مزاح کے اظہار کا موقع ملا۔ انہوں نے نکہت میں ڈیڑھ سو سے زائد طنزیہ مضامین لکھے جن میں کچھ پیروڈیاں بھی تھیں۔ ان میں سے مضامین کا انتخاب کتابی شکل میں شائع ہوا جس کا عنوان ہے ''ڈپلومیٹ مرغا'' اسے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابن صفی میں طنز و مزاح کی بے پناہ صلاحیتیں تھیں۔ لیکن آگے چل کر ابن صفی کو جاسوسی ناول نگار کی حیثیت سے شہرتِ جاوداں حاصل ہونے والی تھی اس لیے انہوں نے چند انگریزی جاسوسی ناولوں کا ترجمہ کرنے کے بعد خود ناول لکھنے شروع کئے اور مارچ سنہ 1952ء میں جب ابن صفی کا پہلا ناول ''فریدی اور حمید'' کے بنیادی کرداروں پر مشتمل ''دلیر مجرم'' کے نام سے الہ آباد سے شائع ہوا تو پھر انہوں نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ ''فریدی اور حمید'' کے کردار پر مشتمل تقریباً 45 ناولوں کی زبردست کامیابی کے بعد سنہ 1955ء میں انہوں نے عمران کا انوکھا کردار تخلیق کیا۔ عمران، حمید، کرنل فریدی اور قاسم جیسے کرداروں کو انہوں نے زندہ جاوید بنا دیا۔ جاسوسی ناولوں کی تشکیل کا خیال ان کے ذہن میں یوں آیا کہ اس زمانے میں گھٹیا قسم کے

رومانی اور جنسی ناولوں کا بازار میں سیلاب سا آگیا تھا اور اس زمانے کی نوجوان نسل تباہ ہو رہی تھی۔ اس وقت ابن صفی نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جاسوسی ناول لکھنے شروع کیے کہ وہ نوجوان نسل کو فحش ادب کی طرف جانے سے روک دیں گے۔ انہوں نے جاسوسی دنیا میں ناول لکھنے شروع کیے تو اس نے مقبولیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے۔ سنہ 1952ء میں ابن صفی پاکستان چلے گئے۔ یہاں انھوں نے ''عمران سیریز'' اور جاسوسی دنیا کے علاوہ ہر ماہ ایک ناول شائع کرنا شروع کر دیا۔ جلد ہی وہ وقت آگیا کہ وہ اردو کے چند سب سے زیادہ مقبول اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے ادیبوں میں شامل ہو گئے۔ لوگ ان کے ناولوں کا بے چینی سے انتظار کرتے تھے۔ 1960ء میں ابن صفی شدید طور پر علیل ہو گئے اور تین برسوں تک وہ کچھ نہ لکھ سکے۔ صحت یابی کے بعد ان کا پہلا ناول ''ڈیڑھ متوالے'' شائع ہوا اور اس کی اتنی زبردست پذیرائی ہوئی کہ پندرہ ہی دنوں کے بعد اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنا پڑا۔ ابن صفی کے ناول جب ہندی میں ترجمہ ہو کر شائع ہوئے تو اس زبان میں بھی انھیں زبردست مقبولیت حاصل ہوئی پھر ان کے ناول بنگلہ، گجراتی، تامل اور تیلگو میں بھی چھپے اور ان زبانوں کے قارئین نے بھی ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اشاعتی دنیا میں شاید سرقہ کی اتنی بدترین مثال دوسری نہیں ملے گی جتنی ابن صفی کے ناولوں کے سلسلہ میں ملتی ہے۔ ابن صفی کے ناولوں کی مقبولیت دیکھتے ہوئے کچھ اور اصحاب نے اسی طرح کے ملتے جلتے ناموں سے ناول شائع کرنے شروع کر دیے۔ کسی نے این صفی نام رکھا تو کسی نے ابن صفی اور ان اصحاب کے بھی سیکڑوں ناول شائع ہو گئے یہاں تک کہ کانپور کے ایک دیدہ دلیر پبلشر نے تو ابن صفی کے نام سے ہی ناول شائع کرنا شروع کر دیے۔ ابن صفی لاکھ تردید کرتے رہے کہ یہ ناول ان کے لکھے ہوئے نہیں ہیں لیکن کون سنتا تھا۔ ابن صفی نے ڈھائی سو سے بھی زائد جاسوسی ناول لکھے۔ صرف 52 سال کی عمر میں 26 جولائی 1980ء کو ان کا کراچی میں انتقال ہو گیا۔

مشہور انگریزی ادیب اگاتھا کرسٹی نے کہا تھا کہ ''اگرچہ میں اردو نہیں جانتی لیکن مجھے برِ صغیر کے جاسوسی ناولوں کے بارے میں معلومات ہیں۔ وہاں صرف ایک ہی اصل ناول نگار تھا، ابنِ صفی۔''

پروفیسر عبدالغنی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے ''جاسوسی ناول نگاری میں ابن صفی انگریزی میں شرلاک ہومز کے خالق، آرتھر کونن ڈوائل کی سطح پر ہیں۔''